40618 - بہنوئی کے سامنے چہرہ ننگا کرنا

سوال

میرا بہنوئی بعض اوقات ہمارے گھر میں رات بسر کرتا ہے، اور بعض اوقات سارا دن بھی گھر میں رہتا ہے، اور میں اس کے سامنے چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی، تو کیا میں اس عمل کی بنا پر گنہگار ہوں، اور اس کا حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کا بہنوئی آپ کے لیے اجنبی مرد ہے، اور آپ پر اس سے چہرہ کا پردہ کرنا واجب ہے، اور اسی طرح اس سے خلوت کرنا بھی جائز نہیں، اسی طرح آپ کے بہنوئی کے لیے بھی آپ کی جانب دیکھنا، اور آپ کے ساتھ خلوت و تنہائی اختیار کرنا حرام ہے.

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لوگ گھروں میں خاوند اور بیوی کے رشتہ دار مردوں کے متعلق تساہل اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں، حالانکہ شریعت مطہرہ نے تو ان کے متعلق دوسروں سے زیادہ سختی کی ہے، کیونکہ گھروں میں ان کا آپس میں میل جول اور اختلاط ہوتا ہے، اور گھر والے ان پر بھروسہ کرتے ہیں.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کیا کرو "

تو ایک انصاری شخص نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے رشتہ دار مرد (دیور) کے متعلق تو بتائیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دیور تو موت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172).

الحمو: خاوند كے قريبى رشتہ دار مرد كو كہا جاتا ہے.

آپ يہ ديكھ رہى ہيں كہ صحابى رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے خاوند كے قريبى رشتہ دار مرد كو اس حكم سے استثنى كروانا چاہا، تو اس كے متعلق بہت زيادہ تشديد اور سختى آئى، كيونكہ خاوند كے بھائى يعنى ديور وغيرہ كا گھرميں داخل ہونا معيوب نہيں سمجھا جاتا.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمانا كہ:

" ديور تو موت ہے "

اس كا معنى يہ ہے كہ اس سے خطرہ اور خوف دوسرے شخص سے بھى زيادہ ہے، اور اس سے برائى متوقع ہے، اور فتنہ و خرابى زيادہ ہے كيونكہ اس كا بغير كسى روک ٹوک اور ممانعت كے عورت تک پہنچنا اور اس سے خلوت كرنا ممكن ہے، بخلاف اجنبى شخص كے اس كا ايسا كرنا ممكن نہيں.

يہاں الحمو سے مراد خاوند كے قريبى رشتہ دار مرد ہيں جن ميں خاوند كا باپ اور خاوند كى اولاد شامل نہيں، خاوند كے والد اور اس كے بيٹے بيوى كے محرم ہيں، اور ان سے خلوت جائز ہے، انہيں موت كا وصف نہيں جاتا.

تو يہاں اس سے مراد خاوند كا بھائى يعنى ديور اور چچا زاد بھائى اور بھتيجا، اور چچا ہے، اسى طرح دوسرے مرد جو عورت كے محرم نہيں، عام لوگوں كى عادت ہے كہ وہ اس ميں كوتاہى اور تساہل سے كام ليتے ہيں.

چنانچہ ديور بھابھى كے ساتھ خلوت كرتا ہے، تو يہى موت ہے، اور كسى دوسرے اجنبى سے زيادہ ديور كو منع كرنا زيادہ اولى ہے، جو ہم بيان كر چكے ہيں، جو ميں بيان كيا ہے اس حديث كى شرح ميں صحيح بھى يہى ہے ....

ابن الاعرابى كہتے ہيں:

" يہ كلمہ عرب كى كلام ميں بالكل اسى طرح كہا جاتا ہے جس طرح يہ كہا جائے كہ شير موت ہے، يعنى شير سے ملنا ايسے ہى ہے جيسے موت "

اور قاضى كہتے ہيں:

اس كا معنى ديور اور خاوند كے رشتہ دار مردوں كے ساتھ خلوت كرنا ہے جو فتہ اور دين كى تباہى كى طرف لے جانے كا باعث ہو، تو اسے موت كى ہلاكت كى طرح ہى قرار ديا ہے، تو يہ كلام بطور سختى اور غلظہ كے وارد ہے "

دیكھیں: شرح مسلم للنووی (14 / 154).

اس لیے ہم سائلہ اور ہر ایك كو یہی نصیحت كرتے ہیں كہ وہ اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرے، اور غیر محرم اور اجنبی مردوں سے مكمل شرعی پردہ كرنے كی كوشش كرے، اور حرص ركھے، اسی میں اس كی خیر و بھلائی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (13728) اور (6408) اور (13261) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں كیونكہ یہ بہت ہی زیادہ ہمیت كے حامل ہیں.

واللہ اعلم .